

بیہدہ صحت (میڈیکل انشورز) کی شرعی جیشیت

مولانا محمد شعیب

امیم فل سکالر (اسلامک اسٹڈیز)

یونیورسٹی آف سائنس اینڈ تکنالوجی بنوں

مستقبل میں ممکنہ خطرات سے چھاؤ کی تدبیر کرنا ایک سخنِ اقدام ہے، اسلام ایسے اقدامات کو نہ صرف جائز قرار دیتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اس کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ اس کی واضح مثال امام تیقی (۴۵۹ھ) کی وہ روایت ہے جو انہوں نے الاداب میں نقل کیا ہے، کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اونٹ کو دیے چھوڑ دو تو کل کرو یا اس کو باہم حوار پر تو کل کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اعقلها وتو کل“ . (۱)

ترجمہ:..... اونٹ کو باہم حوار پر تو کل کرو ۔

چنانچہ اس حدیث میں اونٹ کے گم ہونے کے خطرے کے ازالے کے لیے خاتم النبی اقدامات اختیار کرنے کا حکم واضح طور پر موجود ہے۔ ایسے مقاصد کا حصول اسلام میں منوع نہیں بلکہ سخن ہے، ”مرجوہمہ پالیسی“ کے نظام میں بھی اس طرح کے مقاصد کا حصول ہوتا ہے۔

ابتدا اسلام ان میںے مقاصد کے حصول کے طریقوں کی جانچ ضرور کرتا ہے کہ کیا یہ طریقے اسلامی شریعت کے مقاصد اور اصول و قواعد کے خلاف تو نہیں پھر ایسے طریقوں کے اختیار کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا جن میں اسلامی شریعت کے مقاصد اور اصول و قواعد کی خلاف ورزی ہو۔

ذیل کے سطور میں ”بیہدہ صحت“ (میڈیکل انشورز) کی شرعی جیشیت کے بارے میں بحث ہوگی۔ لیکن قبل از یہ

نفس نیمہ کا تعارف اور اس کا مختصر تاریخی بھی مذکور کے متعلق لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

نیمہ کا تعارف:

بیمه کو عربی زبان میں "الآمن" کہتے ہیں اور اگر یہ زبان میں "INSURANCE" کہتے ہیں۔

"الآمن" بروز نگعلی صدر اور مرید فیہ ہے، اس کا مفرد "الامن" ہے۔ یہ حرفي مادہ آ-م-ن سے مرکب ہے۔

عربی زبان میں "امن" کا لفظ تین معانی کے لیے مستعمل ہے۔

(۱) "امات" کے معنی میں ہیں جو "خیانت" کا مفہاد ہے۔

(۲) "دل کے سکون وطمینان" کے معنی میں ہیں جو "خف و دشت" کا مفہاد ہے۔

(۳) "الامان" بھی "امن" سے ہے جس کے معنی "صدقیق" ہیں جو "جذب" اور "کفر" کا مفہاد ہے۔

چنانچہ اقتضیت عربی کی معروف کتاب "لسان العرب" میں ہے:

"امن : الأمان والأمانة بمعنى والأمن ضد الغوف والأمان ضد العيادة والامان ضد الكفر بمعنى التصديق ، ضده التكاذيب "۔ (۲)

ترجمہ: امن سے امان اور امانت ایک ہی معنی میں ہیں اور امن خوف کی ضد ہے اور امانت خیانت کی ضد ہے اور ایمان جو کفر کا مقابلہ ہے، قدمیق کے معنی میں ہیں جو جذب کا مقابلہ ہے۔

"امن" کا مادہ قرآن کریم میں بھی ذکر کردہ تینوں معانی کے لیے مستعمل ہوا ہے:

(۱) "امات" کے برابر میں قرآن کریم کی آیت ہے:

"وتخونوا أماناتكم واتهم تعلمون" (۳).

اور اتنی قابل حفاظت جیزوں میں خلل مت ڈالو، اور (حال یہ ہے) کہ تم اس کا (مضر ہونا) جانتے ہو۔

۲) سکون قلبی و اطمینان کے معنی کے بارے میں آمیت قرآنی یہ ہے:

” قال هل أمنكم عليه الا كما أمنتمكم على أخيه من قبل ” . (۳) .

ترجمہ: (یعقوب علیہ السلام نے) کہا، نہیں رہنے دو میں اس بارے میں تمہارا دیسا یعنی اعتبار کرتا ہو جیسا کہ اس سے پہلے اس کے بھائی (یوسف علیہ السلام) کے بارہ میں تمہارا اعتبار کر چکا ہوں۔

۳) تصدیق اور ایمان کے معنی کے بارے میں قرآن کریم کی آمیت یہ ہے:

” الذين امتو ولم يلبسوا ايما لهم بظلم ” . (۵) .

ترجمہ: جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مظلوم نہیں کرتے

” آمن ” کا مادہ احادیث مبارکہ میں بھی بکثرت مستعمل ہے:

” قال : ولا يدخل الجنة رجل لا يأْمَنْ بِمَا مَنَّ جَارِهُ بِوَالقَهْ ” . (۶) .

ترجمہ: اور فرمایا وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کے قلم اور شر سے اس کا پڑو دی بے خوف نہ ہو۔

ان آیات و آثار سے معلوم ہوا ہے کہ لفظ ” آمن ” لغی اعتبار سے جن معانی کو مخصوص ہے قرآن کریم و احادیث مبارکہ میں انہی کے لیے مستعمل ہوا ہے۔

” الْآمِنُ ” کے لغوی معنی :

” الْآمِنُ ” باب تعلیل سے ہے، جس کا ایک خاصہ ” تدحیہ ” ہے۔ مذکورہ معانی کو دیکھتے ہوئے ” الْآمِنُ ” کے معنی یہ ہوئے:

۱) کسی کو جان و مال کے لحاظ سے اپنی طرف سے بے خوف کرنا۔

۲) کسی کو اپنی تکذیب سے بے خوف کرنا۔

۳) کسی کو خوف و دہشت سے اسن دینا۔

” الْآمِنُ ” جدید اصطلاحی لفظ ” الامان ” سے ماؤ خود ہے۔ اگرچہ ” الْآمِنُ ” کا لفظ قدیم لغت کی کتابوں میں

”دعا“ کے بعد ”آمن“ کہنے کے لیے استعمال ہوا۔ (۷)۔

البتہ جدید لغت کی کتابوں میں ذیل کے معنی کے لیے مستعمل ہوا ہے:

”الْعَامِينَ : (وَأَمْنٌ عَلَى الشَّيْءٍ دُفِعَ مَالًا مَنْجَمًا لِيَنْبَالَ هُوَ أَوْ وَرَثَتْهُ قَدْرًا مِنَ الْمَالِ مُتَفَقًا عَلَيْهِ أَوْ تَعْوِيزًا عَمَّا فَقَدَهُ ، يَقَالُ آمِنٌ عَلَى حَيَاةِهِ أَوْ دَارِهِ أَوْ سَيَارَتِهِ) مُحَدَّثَةٌ . (۸)۔

ترجمہ: کسی چیز پر امن حاصل کرنا، یعنی قسط وار مال دے تاکہ وہ خود یا اس کا وارث مال کا متفق علیہ مقدار حاصل کرے یا کھوئی ہوئی چیز کا بدل حاصل کرے، کہا جاتا ہے کہ زندگی کا نیمہ کیا یا گھر کا یہ کیا ۔

اگر یہی زبان میں ان شورنس: " INSURE " کا لفظ " SURE " یا " INSURANCE " سے مخوذ ہے تو ان کے معنی ہیں:

To Make Sure " یعنی یقین اور اطمینان کرنا ان شورنس کرنا۔ ان شورنس پالیسی میں پالیسی ہولڈ رائٹی جان، مال یا گاڑی وغیرہ کے بارے میں مطمئن ہو جاتا ہے۔

بیمه (الآمین، ان شورنس) کے اصطلاحی معنی:

۱) اردو ”جامع انسائیکلو پیڈیا“ میں ”بیمه“ کی یہ تعریف کی گئی ہے:

”اس نظام میں بیمه کرنے والے کو جاہلات یا تقاضات واقع ہونے پر ایک معین قسم یا تلف شدہ چیز کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔ جو اس قسم کے بیمه کرنے والے پر پیکم (Premium) کے طور پر وقت ادا کرتے ہیں۔ (۹)۔

۲) مصر کے معروف قانون و اوان ڈاکٹر عبدالرزاق السنوری الآمین (بیمه) کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

”الآمین عقد یلتزم المؤ من بمقتضاه، أن يؤذى إلى المؤ من له، أو إلى المستفيد الذي اشترط الآمین لصالحه مبلغاً من المال أو ايراداً مرتباً أو أى عوض مالى آخر في حالة الواقع الحادث أو تحقق الخطر المبين بالعقد وذلك في نظير قسيط أو أية مالية أخرى يؤذى فيها المؤ من له للمؤ من“۔ (۱۰)

ترجمہ: ”بیمه“ ایک ایسا عقد ہے جس کی رو سے تحفظ دینے والے کے ذمے لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس فرض

کو جس نے پالیسی خریدی ہے یادہ شخص جس کی خاطر پالیسی خریدی گئی ہے، کو ایک مخصوص رقم یا طے شدہ منافع یا کوئی دوسرا مالی معاملہ، حادثہ یا معاملہ میں بیان کردہ نقصان کے پہنچنے کی صورت میں ادا کردہ قسط یا کسی دوسرا مالی ادا گی کی نسبت سے ادا کرے۔

..... (۳) "BLACK'S LAW DICTIONARY" میں یہ (انشورنس) کی ذکر کردہ تعریف کے الفاظ یہ ہیں:

INSURANCE: A contrack Whereby for a stapulated considration, one party underlakes to compensate the other for loss on a specified subject by specified perils .

ترجمہ: " انشورنس ایک ایسا ماحملہ ہے جس میں ایک پارٹی مخصوص معاملے کے بدلے یہ ذمہ داری لیتی ہے کہ وہ مخصوص خطرات کا ازالہ کرے گی " -

بینہ (انشورنس) کی مذکورہ تعریفات کو دیکھتے ہوئے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ بینہ پالیسی میں خطرات (Risk) کو ختم کرنے یا کم سے کم کرنے کے بارے میں معاملہ ہوتا ہے۔ رسم کو ختم کرنے یا کم سے کم کرنے کو (Risk Management) کہا جاتا ہے۔ " خطرہ کی تدبیر " کہنا کہتے ہیں۔

سطور ذیل میں خطرات (Risk) کا تعارف اور اس کے کوئی (Coverage) کے طریقوں نیز اسلام میں " Risk coverage " کے تصور کو بیان کیا جاتا ہے۔

خطرہ (RISK) کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

..... (۴) " Risk is Potential Variation in outcomes " .

ترجمہ: مستقبل میں ممکنہ تبدیلی کو " خطرہ " کہتے ہیں۔

بنیادی طور پر رسم کی دو ۲/ فرمیں ہیں:

(۱) خالص خطرات (Pure Risks)

خالص خطرات سے مراد یہ ہے کہ اس میں نفع کا احتمال نہیں ہوتا بلکہ یا تو نقصان ہوتا ہے یا اگر نقصان نہ ہو تو نفع بھی نہیں ہوتا۔ جیسے سلاپ، زلزلے، آگ اور دسرے خطرات و حادثات وغیرہ۔

۲) تجسسی خطرات (Speculative Risks) :

تجسسی خطرات سے مراد یہ ہے کہ ان میں نفع اور نقصان دونوں کا اختیال ہو۔ اس کی مثال تجارتی معاملات میں "اوشنٹ" "کرنا، چنانچہ کہا جاتا ہے۔ "Business is a Bundle of Risks" کیونکہ تجارتی معاملات میں جس طرح نفع کا اختیال ہوتا ہے اسی طرح نقصانات کا بھی آتا ہے اختیال نہیں ہوتا۔ (۱۳)۔

خطرات کی تدابیر کا طریقہ کار (Risk Management) :

خطرات کو ختم کرنے یا کم کرنے کے لیے مختلف طریقے برائے کار لائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایک کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

۱) اجتنابی طریقہ (Avoiding Risk) :

اجتنابی طریقہ سے مراد یہ ہے کہ اسکی سرگرمیوں میں ملوث ہی نہ ہو جن میں کسی خطرہ کا اختیال ہو۔ حادثہ (Accident) سے بچنے کے لیے جہاز، ریل گاڑی میں سفر نہ کرو اور فیرہ۔ البتہ عملاً یہ طریقہ اپنایا نہیں جاتا۔

۲) انضباطی طریقہ (Controlling Risk) :

انضباطی طریقہ سے مراد یہ ہے کہ ابتداءً ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے خطرہ ختم ہو یا کم ہو جیسے قیمتی میں سمجھ رہ دو شی پر پابندی لگانا تاکہ آگ لگ جانے سے خافت ہو، مگر، جائزیدادیا کار و بار کو دریا سے دور لگانا تاکہ سیلاہ سے خافت ہو۔

۳) تسلی طریقہ (Accepting Risk) :

تسلی طریقہ کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بعض ذمہ داریاں یا تمام ذمہ داریاں خود اپنے ذمہ لے لیں جیسے کوئی حکمہ (Department) ملازمین کے لیے انشورنس پالیسی خریدنے کی بجائے ممکن اخراجات وغیرہ کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لے۔

۴) انتقالی طریقہ (Transferring Risk) :

اس سے مراد یہ ہے کہ خطرہ (Risk) کسی دوسری پارٹی کو منتقل کیا جائے۔ یہ طریقہ عموماً مالی معاوضہ کے بد لے میں قبول کیا جاتا ہے۔ مروجہ انشورنس پالیسیوں میں یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

(۵) اشتراکی طریقہ (Risk Sharing):

اس کا مطلب یہ ہے کہئی لوگ مل کر جیش آمدہ مکمل خطرات اور نقصانات کا مشترک طور سے ازالہ کریں۔ اور آپس میں تعاون و تناصر کا سلوک کریں۔

یہ طریقہ " بھافل " (مرچہ انسورنس کا اسلامی تبادل) میں اپنایا جاتا ہے۔ (۱۳)۔

شریعت کی نظر میں (Risk Management):

مالی نقصانات کو ختم کرنے یا کم کرنے کا انکریپٹ اسلام میں موجود ہے۔ جبکہ دشمنی کے اصول و قواعد کے ساتھ متصاد نہ ہو۔ یہ کوئی نیا تصور نہیں بلکہ ہر زمانے میں اس کی ضرورت محسوس کی گئی اور مرد روزانہ کے ساتھ اس کی مختلف صورتیں وجود میں آئیں چنانچہ اس کی مثالیں " فقد اسلامی " میں پائی جاتی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اگر خطرات کو باائز طریقے سے " Cover " کیا جائے تو یہ اسلام کے خلاف نہیں۔

" فقد اسلامی " میں موجود رسمی مبنیت (Risk Management) کی چند مشہور مثالیں ذکر کی جاتی ہے:

۱) ضمان الدرك:

کتب فقد میں ضمان الدرك کی صورت یہ بیان کی جاتی ہے کہ آدمی کسی دوسرے آدمی سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے لیکن اس کو یہ خوف ہے کہ کہیں اس چیز (میمع) کے ساتھ بائع (بیچن والا) کے علاوہ کسی اور کائن متعلق نہ ہو، اب ایک تیرا شخص (کفیل) یہ ذمہ داری قبول کر لیتا ہے کہ اگر اس میں بائع کے علاوہ کسی اور کائن ثابت ہوا تو اپ کے ٹھن (Price) کا میں ذمہ دار ہوں گا۔ بعد میں اگر واقعہ کسی کائن ثابت ہو جائے تو کفیل (ذمہ داری قبول کرنے والا) خامن ہو گا۔ البتہ اس میں مشتری (خریدار) کو یہ اختیار (Option) ہے کہ اصل بائع سے ٹھن واپس لے یا خامن اور کفیل سے لے۔ (۱۴)۔

مذکورہ بالا مثال (ضمان الدرك) میں انتقالی طریقہ (Transferring Risk) اختیار کیا جاتا ہے۔

۲) ضمان خطر الظریق:

ضمان خطر الظریق کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کے لیے راتے کے خطرات سے خامن ہو جائے کتب فقد میں اس کی

تعریف یوں کی جاتی ہے۔

”قال رجل لا خر أسلک هذا الطريق فانه امن فسلک وأخذ ماله لم يضمن ، ولو قال ان كان مخوفاً وأخذ مالك فانا ضامن (والمسألة على حالها) ضمن ” . (۱۶) .

ترجمہ:..... کوئی آدمی دوسرے سے کہہ کر اس راستے پر چلو یہ تو امن ہے، مگر وہ اس راستے پر چلے اور اس کا مال جیسیں لیا جائے تو وہ (کہنے والا) ضامن نہ ہو گا اور اگر (یوں) کہہ کر اگر (یہ راستہ) خوفناک ہو اور آپ کا مال جیسیں لیا جائے تو میں ضامن ہوں گا۔ (پھر اس کا مال جیسیں لیا گیا) اب وہ ضامن ہو گا۔

اس مثال میں انتقالی طریقہ (Risk Transferring) پایا جاتا ہے۔ البتہ دونوں مثالوں میں انتقالی طریقہ کسی معاوضہ کے بد لے میں نہیں بلکہ یہاں مفت (Free) صفات ہے۔

(۳)..... عاقله:

اگر کوئی کسی کو قتل کرے اور اس قتل کے سبب ”دیت“ واجب ہو جائے تو یہ دیت بعض صورتوں میں خود قاتل پر نہیں بلکہ قاتل کی برادری پر واجب ہوتی ہے۔ اس کو عاقله کہتے ہیں عاقله اور ان پر واجب ہونے والی دیت کی کمل تفصیلات کتب فقہ میں مذکور ہیں۔

عاقله پر دیت کے وجب کا ثبوت صحیح بخاری کی ایک روایت سے ہوتی ہے:

”حضرت ابو حیرۃ“ سے روایت ہے کہ حضور نے میں بیان کی ایک عورت کی جنین (حمل) کا فیصلہ (جو ضائع ہوا تھا) ایک غلام یا باندی کے ساتھ فرمایا۔ پھر وہ عورت (مارنے والی) خود فوت ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ” اس کی میراث اس کی اولاد اور شوہر کی ہے اور ” دیت“ اس کے ” عصبه“ پر لازم ہے ۔ (۱۷)۔

عاقله پر لازم ہونے والی دیت کی یہ صورت اشتراکی طریقہ (Risk Sharring) کی مثال ہے۔ کیونکہ ضمان یادیت کا بوجھ برادری کے لوگ برداشت کرتے ہیں البتہ یہی سہولت برادری کے ہر فرد کو حاصل ہے۔

کتب فقہ میں مذکور ” عاقله“ اصل دیوان میں، لیکن آج کل یہ نظام نہیں ہے۔ لہذا اصل تناظر مختلف طبقے (Categories) ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ملازمین کے لیے یونین، سیاستدانوں کے لیے اپنی پارٹی کے ممبرز وغیرہ ۔ (۱۸)۔

(۲) عقدِ موالات:

موالات "مولی" سے ہے مولی کے معنی ساتھی بنانا کے ہیں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی آدمی کسی کے ہاتھوں اسلام قبول کرے پھر اس شخص کے ساتھ یا کسی اور آدمی کے ساتھ یہ عقد کرے کہ میرے مرنے کے بعد میری میراث تمہاری ہوگی اور اگر میں نے زندگی میں کوئی جنایت کی تو اس کا ممانن تم ادا کرو گے۔ اسلام میں اس عقد کا بھی اعتبار ہے اور اس کو پورا کرنا واجب ہے۔

(۱۹)

یہ صورت بھی باہمی تعاون و تناصر کی مثال ہے۔

ان تمام صورتوں سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں (Risk Management) کا تصویری نقشہ موجود ہے۔ جب وہ اسلام کے مسئلہ اصول و وسائل کے خلاف نہ ہوا اس میں سود، غرر اور قمار لازم نہ آتا ہو۔

بیمه کے عناصر (Elements of Insurance):

بیمه کی مندرجہ سابقہ تعریفات کی روشنی میں "عناصر بیمه" یہ ہیں:

۱) بیمه کرنے والا (Insurer) یہ وہ کمپنی یا ادارہ ہوتا ہے جو بیمه خریدتا ہے اور اس بیمه پالیسی کا مالک ہوتا ہے۔ عربی زبان میں اسے "مؤمن" کہتے ہیں۔

۲) بیمہ دار (Insured) وہ شخص جو بیمه کرتا ہے اسے عربی میں "مؤمن له" کہتے ہیں۔

۳) بیمه شدہ شے: وہ شے جس کی خاطر بیمه کرایا جاتا ہے۔ جزء انفورمس میں کوئی اضافہ وغیرہ۔ عربی زبان میں اسے "مؤمن عليه" کہتے ہیں۔

۴) قسط (Premium): وہ رقم جو بیمہ دار، بیمہ کمپنی کو بیمه کے عوض قسط کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

۵) بیمس کی رقم (Sum insured): وہ متنہ رقم جو بیمہ دار کو نصان کی صورت میں ملتی ہے۔

۶) خطرہ (Risk): جس کی وجہ سے بیمہ کرایا جاتا ہے، جب واقع ہو جائے تو کمپنی "Sum Insured" "ادا کرتی ہے۔ (۲۰)

بیمه کے اقسام (Kinds of Insurance)

بیمه (انشورنس) کی تین بڑی قسمیں ہیں کی جاتی ہیں۔ بیمه کی یہ قسمیں بیمہ شدہ شے (Insured) کے اعتبار سے ہیں:

(۱) بیمه زندگی (Life Insurance)

(۲) بیمه املاک (Property Insurance)

(۳) ذمہ داریوں کا بیمه (Liability Insurance)

(۱) بیمه زندگی (Life Insurance)

اس کی خفف فلکیں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ”بیمہ دار اور کمپنی ایک مخصوص مدت کے لیے معاهده کرے، بیمہ دار قسطیں ادا کرے، اگر اس مدت کے اندر بیمہ دار کی موت واقع ہو جائے تو کمپنی اس کے نام درکردہ یا قانونی ورثاء مطے شدہ رقم ادا کرتی ہے۔ اگر اس مخصوص مدت میں بیمہ دار کی موت واقع نہ ہو جائے تو پھر بھی اسے اپنی رقم معدہ بولس ملتا ہے۔ (۲۱)۔

(۲) بیمه املاک (Property Insurance)

املاک منتقلہ یا غیر منتقلہ دلوں کا بیمه کرنا ”بیمه املاک“ کہلاتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنے مکان کا بیمه کرائے کہ اگر اس میں آگ لگ جائے یا مہندم ہو جائے تو یہ نقصان کمپنی برداشت کرے گی، یا کوئی تاجر اپنے تجارتی سامان خواہ موجود ہو یا دوسروں جگہ سے نقل کی صورت میں ضائع ہونے سے بچانے کے لیے بیمه کرائے۔ البتہ مکان اور موجود تجارتی سامان کی صورت میں بیمہ دار قسط و ارقام ادا کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی آفت آئے تو اس کے نقصان کی ملکی کمپنی کرے گی اور اگر نہ آئے تو کمپنی کوئی رقم ادا نہیں کرے گی۔ (۲۲)

(۳) ذمہ داریوں کا بیمه (Liability Insurance)

مستقبل میں بیمہ دار کے ذمہ جو لازم آتا ہے ان سے بیمه کرانا۔ مثلاً گاڑی کا مالک بیمه کرائے کہ اگر میری گاڑی سے کسی کو کوئی نقصان پہنچے تو کمپنی اس کی ملکی اس کی ملکی کرے گی۔ حاصل یہ کہ ذمہ داریوں کے بیمہ میں ہر اس جیز کا بیمه کرایا جاتا ہے جو بیمہ دار پر قانونی طریقے سے واجب آتی ہو۔

The liability Policy Covers only claims that an insured becomes legally obligated to pay, voluntary payments are not covered . (۲۲)

ترجمہ:..... ذمہ داری کی پالیسی صرف ان گھنیوں کو ادا کرتا ہے جن کا بیسہ دار قانونی طور پر پابند ہو، کہ ان کو ادا کرے۔
اعتیاری گھنیوں میں شامل نہیں۔

انشورنس کا تاریخی ارتقاء:

بیسہ اپنے مقاصد کے اعتبار سے قدیم تاریخ سے چلا آ رہا ہے، کہا جاتا ہے کہ ۳۰۰۰ سے ۲۰۰۰ قبل مسیح میں باطنی اقوام میں تاجروں کے میں جہازوں کا بیسہ (Bottomry) کیا جاتا تھا۔ یہی بیسہ ۶۰۰ قبل مسیح میں ہندوستانی تاریخ میں بھی ملتا ہے البتہ چار سو سو سو سال پہلی اقوام میں بیسہ واضح صورت میں ملتا ہے۔ قدیم رومان لاء نے جہازوں کا بیسہ با قابلہ مسلم کیا۔ اس طرح روم میں پہنچ سو سال پہلیاں تھیں جو اموات کو دفانے کا انتظام کرتیں اور اپنے مبرد کے کفن و فن کا انتظام اپنے جمع شدہ ماہزار قم سے کرتیں۔ (۲۳)۔

اسلامی فقہ کا بیسہ سے تعارف علامہ ابن عابدین شافعی (۱۲۵۲ھ) کے نتوی سے سامنے آتا ہے اس زمانے میں رواج تھا کہ بعض لوگ تاجروں کا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے تو اس سامان کا کرایہ لینے کے علاوہ کچھ مزید رقم بھی لیتے تھے اور وہ اس زائد متعین رقم کے موضیہ یہ ممتازت دیتے کہ اگر کسی تاجر کا مال ہلاک ہو گیا تو رقم لینے والا اس کی حلائی کرے گا، اس زائد رقم کو ”سوکرہ“ کہا جاتا تھا، ”سوکرہ“ کے معنی بیسہ اور ضمانت (Security) کے ہیں۔ دراصل یہ صورت بھری بیسہ کی تھی۔ علامہ شافعی نے اس صورت کے ناجائز ہونے کا نتوی جاری کیا۔ (۲۴)۔

۱۹۶۶ء میں لندن میں آگ لگ گئی تھی جس سے کافی تقصیم ہوا تھا، پھر اس نتیجے میں ”آگ کا بیسہ“ وجود میں آیا۔ ایک میں الگستان میں باقاعدہ بیسہ کپنیوں کا آغاز ہوا۔ امریکہ میں وہ ۱۹۷۸ء میں پہلی ”لائف انشورنس کمپنی“ کھلائی فذ سے قائم ہوئی اور پھر ۱۹۸۲ء میں امریکہ میں ۷ الائف انشورنس کپنیاں تھیں۔ ۱۹۸۹ء میں ۲،۸۰۰ کپنیاں پر اپنی انشورنس اور لامبٹھی انشورنس کپنیاں اور ۶۰،۲۷۶ لاکھ انشورنس کپنیاں میدان میں کام کر رہی تھیں۔ (۲۵)۔

بیسہ پالیسی کے وجہ فساد:

بیسہ پالیسی (Insurance) کی حقیقت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل تین مفہومیں

پائے جاتے ہیں:

(۱) ربا (Interest)

(۲) قمار (Gambling)

(۳) غرر (Uncertainty)

(۱) ربا (Interest)

بیہہ پالیسی میں سوداں طرح ہے کہ یہ باقاعدہ عقد معاوضہ ہے۔ جس میں شن قطیں ہیں، اور بیچ "سم انشورڈ" ہوتی ہے جس میں کی بیشی ہوتی ہے اور چونکہ بد لین "لقد" ہیں جس کے تبادلہ میں کی بیشی "ربا الفضل" ہے۔ جو حرام ہے۔ سود کی حرمت کے متعلق قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت دلخواہ طور پر موجود ہے۔

"بِأَيْمَانِ الَّذِينَ آمَنُوا أَلْقُوا اللَّهَ وَذِرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنَّ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝ ۲۷۴۔"

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ رجہ کو سود کا بھایا ہے اس کو چھوڑو۔

(۲) قمار (Gambling)

بیہہ پالیسی میں دوسرا بڑا مشدہ قمار (جو) ہے۔ قمار کی حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی معاملے کے اندر نفع اور نقصان کو کسی غیر تینی واقعے کے ساتھ متعلق کیا جائے اور بیہہ پالیسی میں پالیسی ہو ائز رکانع (یعنی اصل رقم سے زائد بونس مل جانا) یا نقصان (کچھ نہ ملنا) ایک ایسے واقعے کے ساتھ متعلق ہوتا ہے جس کا مستقبل میں پیش آتا تینی نہیں۔

قمار کی حرمت کے متعلق بھی قرآن کریم کے واضح الفاظ موجود ہیں۔

"بِأَيْمَانِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَنِ

فَاجْتَبَيْهُ لَعْكُمْ تَفْلِحُونَ ۝ ۲۸۰۔"

ترجمہ: اے ایمان والو! اشراب، قمار، ہٹ اور پانے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ ان سے بالکل الگ رہوتا کرم

نجات پاؤ۔

مذکورہ بالا آیت میں قارکوشیطانی کام قرار دے کر اس کی انچائی شدید شاعت اور وعید بیان کی گئی ہے۔

(۳) غر (Uncertainty):

لغوی اعتبار سے غر غیر یقینی کیفیت کا نام ہے۔ اور اصطلاح شرع میں غر ایسے معاملے کا نام ہے جس میں کم از کم کسی ایک فریق کا معاوضہ غیر یقینی کیفیت کا ٹکارہ ہو، جس کا تعلق عقد کے اصل اجزاء سے ہو۔ انشورنس کے اندر غر کی خرابی اس طرز سے ہے کہ اس پالیسی میں جس خطرے کی خلافت کے لیے معاہدہ ہوتا ہے اس کا پایا جانا غیر یقینی ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ تھی رقم والیں ہو گی، یعنی ہو سکتا ہے کہ جتنی رقم دی ہے وہ بیع سود ملے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حادث کی صورت میں زیادہ رقم مل جائے یعنی صورت حال واضح نہیں، اسی کو غر کہتے ہیں، کہ اگر ان عقد نہیں، بیع یادت میں سے کوئی چیز مجہول (Unknown) ہو یا کسی جہول اور غیر معلوم واقع پر موقوف ہو۔ (۲۹)۔

ایسے معاملات جو غر کو مشتمل ہو شریعت میں منوع ہیں، بیع کی متعدد صورتیں محض اس لیے ناجائز ہیں کہ وہ غر پر مشتمل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غر سے منع فرمایا ہے:

”نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الحصاة وعن بیع الغر“ . (۳۰)۔

ترجمہ:..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکریوں کے (ذریعے بیع کے تھیں) کے بیع سے منع فرمایا ہے اور (اسی طرح) بیع غر سے۔

صحت کی تعریف:

میڈیکل انشورنس کا تعلق بیماری سے ہے اور بیماری صحت مندی کی صد ہے ماقبل طور میں ”انشورنس کی تعریف، اقسام اور احکام وغیرہ پر مختصر بحث کی گئی، ذیل کے سطور میں سب سے پہلے ”صحت“ کی تعریف اور پھر ”بیہ صحت“ کی تعریف سے متعلق بحث ہو گی۔

نصف صدی قبل عالمی ادارہ صحت (W.H.O) نے اپنے دستور میں صحت کی تعریف ان الفاظ میں کی تھی:

۱) صحت محض بیماری، مرض یا مخدوشی کے نقدان کا نام نہیں بلکہ صحت یہ ہے کہ انسان جسمانی، نفسیاتی اور سماجی حرط کے بیماریوں سے محفوظ رہے۔

۲) صحت بقول ابن القیس وہ جسمانی کیفیت ہے جس کی وجہ سے انسانی انعام سچھ طریقہ پر انجام پاتے ہیں اور مرض اس کے برکش جسمانی کیفیت کا نام ہے۔

۳) صحت بقول علی بن عباس ایک جسمانی کیفیت ہے جس کی بدولت انسانی انعام، طبی رفتار میں پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

بیہہ صحت یا میڈی یکل انشورنس کی تعریف:

میڈی یکل انشورنس کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے: کہ میڈی یکل انشورنس ایک ایسا نظام ہے جس کا دارودہ اربیہ پالیسی ہولڈر کو بمرہ شپ یا پتھکی ادا کر دہ یا قسط وار ادا کی جانے والی رقم کے عوض ان سورنس سٹم کے طے کردہ حالات میں اس کی طرف خدمات یا سہولیات کی فراہمی پر ہے۔ ان قسطوں میں مدد و دور، مالک اور بعض مالک میں حکومت کی بھی شرکت ہوتی ہے۔ (۳۱)۔

صحت کارڈ:

صحت کارڈ ایک ایسا کارڈ ہوتا ہے جس کو ان سورنس کمپنی، پالیسی ہولڈر کو عطا کرتا ہے۔ اس کارڈ کی بدولت پالیسی ہولڈر میڈی یکل ان سورنس کی سہولیات و خدمات سے مستفید ہونے کا مستحق قرار پاتا ہے۔

بیہہ صحت کا شرعی حکم:

بیہہ صحت کی مذکورہ تعریف اور مقاصد پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس پالیسی میں بھی وہی شرعی مقاصد اور خراہیاں موجود ہیں جو عام بیہہ میں ہیں۔ اس وجہ سے اس پالیسی کو اختیار کرنا بھی جائز ہو گا۔

میڈی یکل ان سورنس میں موجود مقاصد:

۱) اس پالیسی میں "غزر کثیر" پایا جاتا ہے، کیونکہ اس میں عقد (Contract) مستقبل میں پیش آنے والی امکانی بیماری پر ہوتا ہے جس کا پیش آنا غیر ممکن اور موہوم ہے۔ پیش نہ آنے کی صورت میں اس کی جمع شدہ رقم بلا عوض چلی جائے گی، پس غزر کثیر میڈی یکل ان سورنس کا جزو لا ینک ہے۔ اور معاملات میں غزر کثیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:

"نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع العصا و عن بیع الغرر" (۳۲).

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکنریوں کے ذریعے خرید و فروخت کرنے اور غرر (دھوکہ والی) بیع سے

معنی فرمایا ہے ۔

اسی طرح غر کشیر کے عدم جواز پر تمام علماء کا اتفاق ہے ۔

(۲) اس پالیسی کی بناء " خاطرہ " پر ہے۔ خاطرہ یہ ہے کہ عاقدین میں سے کسی ایک کے لیے نفع کی شرط اسکی چیز پر جس کا وجود عدم موہوم ہو۔ اس پالیسی میں بھی اگر پالیسی ہولڈر کو بیماری لاحق نہ ہو تو رقم کمپنی کی ہو جائے گی اور اگر بیماری لاحق ہو جائے تو پالیسی ہولڈر اپنے جمع کردہ اقساط سے زیادہ کا مستفید ہو گا۔ لہذا دونوں طرف نفع موہوم ہے ۔

(۳) یہ محدث کے عدم جواز کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ بیمار نہ ہونے کی صورت میں رقم و اپس نہ کرنے کی شرط ہے اور معاملات میں ایسا کرنا درست نہیں۔ چنانچہ فتحہائے کرام نے تجارتی معاملات میں معاملہ مٹنے ہونے پر " بیغانہ " کی رقم و اپس نہ کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ ایسے معاملے کو " نفع عربون " کہتے ہیں۔ اور حدیث میں ایسے نفع کو ناجائز قرار دیا گیا ہے، چنانچہ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفع عربون سے منع فرمایا ہے ۔ (۳۳)

(۴) یہ محدث کے عدم جواز کا ایک سبب " قمار " (جو) ہے، قرآن کریم میں قمار (جو) کو شیطانی عمل کہا گیا ہے اور اس سے بچنے کی سخت تکمیل کی گئی ہے ۔

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ امْنَوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ،

فَاجْتَبَوْهُ ' لِعْلَكُمْ تَفْلِحُونَ " . (۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! یہ شراب اور جواودہ مت اور پانے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے بچ، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی ۔

اس آیت کی توضیح میں علامہ ابن القیم الجوزی لکھتے ہیں:

" وَدَخْلُ فِي الْمَيْسِرِ كُلُّ أَكْلٍ مَالٍ بِالْبَاطِلِ " . (۳۶)

ترجمہ: اور اس (قمار) میں ہر وہ مال شامل ہے جو باطل طریقے سے کھایا جائے ۔

(۵) یہ محدث کے عدم جواز کا ایک بڑا سبب " ربا " ہے۔ اس پالیسی میں ربا اس طور پر ہے کہ پالیسی ہولڈر جو رقم جمع کرتا ہے اگر اس کو کوئی بیماری، مرض لاحق ہو جائے تو جمع شدہ رقم سے زائد ہو تو وہ مستفید ہو گا اسی طرح پالیسی ہولڈر کا جمع شدہ رقم قرض ہے اور بیماری کی صورت میں اس پر خرچ ہونے والی رقم کی صورت اپنے دیئے ہوئے قرضے سے استفادے کی ہے۔ شریعت

اسلامیہ اپنے قرض سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے:

”کل قرضِ جو منفعة فهورها“ . (۳۷).

ترجمہ:..... ہر وہ قرض جس سے کوئی فائدہ حاصل ہو وہ سود ہے۔ سود کی حرمت کے بارے میں واضح قرآنی آیت ہے۔

”بِإِيمَانِ الَّذِينَ أَمْنُوا تَقُولُ اللَّهُ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنِ الرِّبَوَا إِنْ كَنْتُمْ مُؤْمِنِينَ“ . (۳۸).

ترجمہ:..... اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈروار جو کچھ سود کا باقیا ہے اس کو چھوڑو۔

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ میڈیکل انشورنس پالیسی میں موجود شرعی مناسد کی بنابر اس کو اختیار کرنا جائز ہے۔

جن ممالک میں میڈیکل انشورنس لازمی ہو، کامکم:

اگر حکومت کی جانب سے ان سورنس کرنا لازم ہو اور اس کے بغیر چارہ نہ ہوتا لیکن صورت میں ضرورتا ان سورنس کرنا جائز ہو گا۔

ڈاکٹر وحیدۃ الرحمن لکھتے ہیں:

”یجوز العَامِنُ الاجْهَارِ، أَوِ الْالزَامِ الَّذِي تفرضهُ الدُّولَةُ، لَا نَهُ بِمَثَابَةِ دُفعِ الضَّرِبَةِ لِلدوْلَةِ“ . (۳۹).

ترجمہ:..... اجباری اور لازم ہونے کی صورت میں یہ کرنا جائز ہے۔ (مثلاً) وہ جو حکومت لازم قرار دے کیونکہ یہ حکومت کو نکس ادا کرنے کے متادف ہو گا۔

مولانا محمد یوسف الدہیانوی تحریر فرماتے ہیں:

بیسہ سود دھار کی ایک شکل ہے، اختیاری حالت میں کرنا جائز ہے۔ لازمی ہونے کی صورت میں قانونی مجبوری کے طور پر جس قدر کم سے کم مقدار میں بیسہ کرانے کی تجویز ہو اسی پر اتفاق کرے۔ (۴۰)۔

حاصل بحث:

پہلی آمدہ خطرات کو ختم کرنے کی تدبیر کرنا اسلامی تعلیمات کی رو سے جائز بلکہ محسن ہے، البتہ ایسے مقاصد کا حصول جب شریعہ مطہرہ کے اصول و قواعد کے خلاف نہ ہو، مردوجہ یہ پالیسی میں ایسے بہت سے مقاصد پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے جمہور علمائے امت کے ہاں ناجائز اور حرام ہے، اس کی ذیلی شاخ بیہد صحت میں بھی وہی مقاصد (سود، قمار، غرر) پائے جاتے ہیں۔ اس وجہ جمہور علمائے امت کے ہاں وہ بھی حرام کے زمرے میں شامل ہے۔

البتہ قانونی مجبوری کے تحت اس کا جواز ہے۔

”الضرورت تبیح المحظوظات“

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَزَقَنِي اللَّهُ مِنْ هَذَا الْبَحْثِ نِجَاحَ الْمَعْدَ

حواشی وحوالہ جات:

- ۱) البیهقی، احمد بن الحسین بن علی (م ۵۳۵۹)، الاداب للبیهقی، ج ۱، ص ۳۱۵، رقم الحديث ۷۷۸، مؤسسة الكتب الفاقیة، بیروت (۱۳۰۸).
- ۲) ابن منظور الأفریقی، محمد بن مکرم (م ۷۱۱)، لسان العرب، حرف النون، فصل لالف، بذیل مادة، ”امن“ دارصادر، بیروت . ۱۳۱۳.
- ۳) الأنفال ۸ : ۲۷.
- ۴) يوسف ۱۲ : ۲۳.
- ۵) الأنعام ۶ : ۸۲.
- ۶) الشیبانی، احمد بن محمد بن حنبل، ابو عبد الله (م ۵۲۳۱)، مسنـد الإمام احمد بن حنبل ، ج ۲ ، ص ۳۲۳، رقم الحديث ، ۱۳۰۳۸ ، مؤسـة الرسـالة ، بـیـروـت : ۱۳۲۱.
- ۷) الفیروز آبادی، محمد بن یعقوب ، محمد الدین (مجد الدین) ، (م ۷۸۱) ، القاموس المحيط، ج ۲، ص ۱۹۷ ، بـابـ النـونـ، فـصلـ الـهمـزةـ، بـذـیـلـ مـادـةـ ”امـنـ“ ، مؤسـة الرـسـالةـ ، بـیـروـتـ

١٣٢٦

- ٨) مجمع اللغة العربية القاهرة (ابراهيم مصطفى ، أحمد الزيات ، حامد القادر ، محمد النجار) .
المعجم الوسيط ، باب الهمزة ، بذيل مادة " أمن " ، ص ٢٨ ، دار الدعوة ، سطن .
- ٩) أردو جامع السانيدلويه ، ص ٢٩٦ ، بذيل لفظ " بيمه " ، ناشر شيخ على آيند ستر
كراچي سطن .
- ١٠) السنہوری ، عبدالرزاق ، الدکتور ، الوسيط فی شرح القانون المدنی ، ج ٧ ، ص ١٠٨٣ ،
دار احياء التراث العربي ، بيروت ١٩٦٣ .

Henry campbell black , BLACK's LAW DICTIONARY, Page 721,(١١)
West Publishing Company, U.S.A 1927.

Arthur William Jr/Michael L.Smith/Peter C.Young, Risk Manag(١٢)
and Insurance, Page:7 , Me.GRAW-HILL International Edition, Newyork.
1995.

١٣) IBID(ايضاً).

١٤) عصمت الله ، مفتی ، ڈاکٹر ، تکافل کی شرعی حیثیت ، ص ٥٩ ، ٢٠ ، ادارہ المعارف ، کراچی
٢٠١٠ء .

١٥) ابن نجیم ، زین الدین بن ابراهیم بن محمد (م ٥٩٧٠) ، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ، ج ٦ ،
 ص ٢٣ ، دارالكتاب الاسلامي ، مصر سطن .

١٦) الخصکفی ، محمد بن علی بن محمد (١٠٨٨) ، الدر المختار ، ص ٣٥٨ ، دارالكتب العلمية ،
 بيروت ، ١٣٢٣ .

١٧) البخاری ، محمدبن ابراهیم ، ابوعبدالله ، (م ٥٢٥٦) ، صحيح البخاری ، ج ٨ ، ص ١٥٢ ، رقم
 الحديث ، ٤٧٣٠ ، دار طرق النجاة ١٣٢٢ .

(١٨) عثمانی، محمد بن تقی، مفتی، تکملة فتح المعلم، ج ٢، ص ٢٢٥، مکتبہ دارالعلوم کراچی، کراچی ١٣٣٠.

(١٩) السمر قنیدی، محمد بن احمد بن أبي احمد، علاء الدین (م ٥٣٠). تحفة الفقهاء، ج ٢، ص ٢٨٩، دار الكتب العلمية، بيروت ١٣١٣.

(٢٠) التویجری، علی بن المحسن، القاء مین المعاصر لی میزان الشریعة الاسلامیة، ص ٣. ناشر: جامعۃ الملک سعود، کلیہ المجمع بالریاض . ١٣٣٠.

(٢١) محمد شفیع، مفتی آلونکوی، ولی حسن مفتی، بیمه زندگی، ص ٤، دارالاہمیت، کراچی. ١٣٠٩.

(٢٢) علی بن عبدالمحسن التویجری، القاء مین المعاصر لی میزان الشریعة الاسلامیة، حوالہ سابق.

The New Ency Clopedia of Britanica, Vol:21,Page 744 Chicago,(٢٣)
2010.

(٢٤) IBID . Page : 753(٢٤)

(٢٥) ابن عابدین، محمد امین عمر، الشامی، الععنی (م ١٢٥٢)، رد المحتار علی الدر المختار، ج ٣، ص ١٧٠ ، دارالفکر، بيروت ، ١٣١٢.

The New Encyclopedia , of Britania,Voll:21, Page 753(٢٦)

(٢٧) البقرة ٢ : ٢٧٨.

(٢٨) المائدة ٥: ٩٠.

(٢٩) ذاکر مفتی عصمت اللہ، تکافل کی شرعی حیثیت، ص ١٧٢، حوالہ سابق.

(٣٠) مسلم بن الحجاج، ابوالحسن، القشیری، (م ٥٢٦)، صحيح مسلم ج ٣، ص ١١٥٣، رقم ١١٥٣، دار احیاء التراث العربی، بيروت مطبوع.

- ١٣) الفيتوري ، شوكت محمد ، دكتور ، العالمين الصنفي وأثره ' في حماية القوى العاملة ، ص ٣٩ ، ناشر المركز العربي للثانية عشرية ، الخرطوم ، سودان سطن .
- ١٤) مسلم بن الحجاج (٦٢١) رصحح مسلم ، حواله سابق .
- ١٥) القرافي ، احمد بن ادريس ، ابوالعباس ، شهاب الدين (م ٦٨٣) ، انوار البروق في ألواء الفرقون ، ج ١ ، ص ٧٠ ، ناشر : عالم الكتب ، سطن .
- ١٦) ابن ماجه ، محمد بن يزيد ، القزويني (م ٢٧٣) ، سنن ابن ماجه ، ج ٢ ، ص ٢٣٨ ، رقم ٢١٩٢ ، دار إحياء الكتب العربية ، ليصل عيسى الباجي ، مصر سطن .
- ١٧) المائدة ٥ : ٩٠
- ١٨) ابن قيم الجوزية ، محمد بن أبي بكر بن إبوب ، (م ٧٥١) اسلام المؤمنين عن رب العلمين ، ج ١ ، ص ٢٥١ ، دار الكتب العلمية ، بيروت ١٣١١ .
- ١٩) ابن أبي شيبة ، عبدالله بن محمد بن ابراهيم ، ابو يكر ، (م ٢٣٥) ، الكتاب المصنف في الأحاديث والأثار ، ج ٢ ، ص ٣٢٧ ، رقم الحديث ٢٠٢٩٠ ، مكتبة الرشد ، الرياض ١٣٠٩ .
- ٢٠) البقرة ٢ : ٢٧٨
- ٢١) وهبة الزحيلي ، الدكتور ، الفقه الإسلامي وادله ، ج ٥ ، ص ٣٣٢٢ ، دار الفكر ، بيروت سطن .
- ٢٢) لدهيانوى ، محمد يوسف ، مولانا ، آپ کے مسائل اور آن کا حل ، ج ٢ ، ص ٢٥٨ ، دارالإشاعت ، کراچی سطن .

..... تمت بالخير ٥ ()

